اخبار الفضل قادیان ... مورخہ ... ۱۹۱۷ء

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۱۰ - جولائی ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۱۷ - رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ | نمبر ۳

مدینۃ المسیح علیہ السلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح بحمد اللہ بخیر و عافیت ہیں حضور کی جلسہ سالانہ ۱۹۱۶ء کی تقریر منشی فخر الدین صاحب ملتانی مالک احمدیہ بک ایجنسی کاتب سے لکھوا رہے ہیں انشاء اللہ العزیز عید پر شائع ہو جائیگی خدا تعالیٰ منشی صاحب کی کوشش کو مبارک کرے احباب خریداری کے متعلق منشی صاحب سے ہی خط و کتابت کریں۔

مہمان جولائی کے پہلے ہفتہ میں مندرجہ ذیل احباب تشریف لائے چوہدری ابراہیم صاحب علی پور ضلع لاہور چوہدری غلام محمد صاحب علیپور۔ لاہور۔ چوہدری حسن محمد صاحب علی پور لاہور بابو غلام رسول صاحب لاہور۔ ماسٹر نذیر عالم صاحب انگلش ٹیچر کنجاہ ضلع گجرات میاں محمد ہاشم صاحب ضلع سہارنپور۔ مولوی آدم خان پٹھان ... بابو محمد صدیق صاحب فوجی گارڈ ضلع سیالکوٹ چوہدری محمد علی صاحب گوردا سپور

اخبار احمدیہ

جماعت کلکتہ محمد رفیق صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ اطلاع دیتے ہیں کہ برادران محمد امین و فضل کریم کی دوکان پر حافظ محمد صاحب احمدی بصیروی روزانہ ڈیڑھ پارہ قرآن کریم سناتے ہیں

درخواست دعا ہمارے عزیز دوست نذیر احمد خان ... (دکا نگھڑ) جو ایک مخلص قابل اور ہونہار نوجوان ہیں قریباً ایک سال سے مختلف امراض میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے حضرت اقدس علیہ السلام سے درخواست دعا کرتے ہوئے ناظرین الفضل سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ سب کے سب خصوصیت کے ساتھ ان کے لئے دعا کریں کہ خداوند کریم ان کو صحت کاملہ عطا فرماوے۔ ہم اپنے تمام احباب سے التماس کرتے ہیں کہ وہ عزیز نذیر احمد خان کے لئے ضرور درد دل سے دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کے تمام عوارض کو دور فرما کر خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین

نماز جنازہ مولوی محمد تقی صاحب سندھی اپنی والدہ کے فوت ہونے کی اطلاع دیتے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون احباب مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اللھم ادخلہا فی الجنۃ آمین

ایک اطلاع اور ایک غلط فہمی کی اصلاح مولانا غلام رسول صاحب راجیکی لاہور میں نہیں۔ قادیان میں ہیں اور عید تک انشاء اللہ العزیز یہیں تشریف رکھینگے

جو احباب ان کے نام خطوط ارسال کریں وہ بجائے لاہور کے قادیان پتہ کی جگہ نام کے ساتھ لکھا کریں۔ نیز مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل منشی فاضل احباب کو اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان میں کسی بزرگ محمد اسمٰعیل نام کے ہیں۔ جب احباب خط پر مولوی محمد اسمٰعیل لکھتے ہیں تو خطوط میں گڑبڑ پڑ جاتی ہے اور ایک کا خط دوسرے کو اور دوسرے کا تیسرے کو ملجاتا ہے آیندہ جو احباب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل منشی فاضل کو خط لکھیں وہ آپکا پتہ امتیاز کے لئے اس طرح لکھا کریں۔ "مولوی محمد اسمٰعیل مولوی فاضل معلم مدرسہ احمدیہ قادیان"۔

خدمت دین کے لئے وقف اولاد

میں مسمی برکت علی احمدی حال ملازم شیخ رحیم بخش صاحب احمدی تاجر کتب ملک انڈین بک ایجنسی مغل بازار امرتسر۔ بہ قائمی ہوش و حواس اسباب کا بڑے زور سے اعلان کرتا ہوں اول کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل و کرم سے اور کمال رحم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مہدی دوران کی شناخت کی توفیق عطا فرمائی۔ اور دوسرا فضل جو مجھ پر جسمانی طور سے ہوا وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک بیٹا مسمی عبدالرحمٰن جس کا سن اسوقت چار سال کا ہے اور ایک لڑکی مسماۃ امۃ الرحمٰن جس کی عمر تخمیناً ایک برس کی ہوگی عطا فرمائی یہ ہر دو بچے دینی خدمات کے لئے وقف کرتا ہوں اور ان کا تعلق بھی جسمانی اور کیا روحانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ہوگا۔ میں انشراح صدر سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ان دونوں بچوں کو دینی خدمات کے سر انجام دینے کی توفیق عطا فرماوے آمین ثم آمین۔ میں حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں التجا کرتا ہوں کہ حضور میرے ان دونوں بچوں کو اپنے سایہ عاطفت میں لیکر ان سے دینی خدمات لیں اور یہ اعلان میں بڑے زور کے ساتھ بذریعہ اخبار کرتا ہوں اور میرے غیر احمدی رشتہ داروں کو متنبہ رہنا چاہئیے کہ میری وفات کے بعد میری اولاد کے ساتھ انکا کسی قسم کا تعلق نہ ہوگا یہ دینی خدمات کے لئے وقف کردئے گئے ہیں۔

خاکسار برکت علی ہوشیارپوری سکنہ چک صاحب ضلع ہوشیارپور

جنگ کی خبریں

روسی جارحانہ کارروائی

لنڈن ۴ جولائی ایک تار برقی

روسی سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یکشنبہ اور دوشنبہ کی لڑائی میں روسیوں نے ۳۰۰ افسر ۱۸ ہزار سپاہی ۲۰ توپیں اور ۳۳ کلدار توپیں گرفتار کیں۔

نقصان کی رفتار

ایک فرانسیسی فوجی طالب علم اندازہ کرتا ہے کہ دشمن کیلئے ۳ لاکھ ماہوار کے حساب سے اپنے نقصانات پورے کرنا لازمی ہے لیکن اگر اس تعداد کو کم کرکے ۲ لاکھ بھی کردیا جائے تو بھی جرمن کسی ممکن طریق سے اپنی تعداد کو پورا نہیں کرسکتے اس فوج کی نوجوان جماعت کم ہورہی ہے گذشتہ ماہ جون سے جرمنوں کے آدمیوں کی طاقت میں کمی واقع ہورہی ہے جرمنی جسقدر آدمی مہیا کرسکتا ہے امسال وہ تعداد انتہائی درجہ کو پہنچ چکی ہے اور ہر ہفتہ ضائع ہورہی ہے۔

چین میں خطرہ جنگ

لنڈن ۴ جولائی شنگھائی

نائب پریزیڈنٹ نیانگ کنوگ ہینگ جسے ایک شاہی فرمان نے لیانگ کانگ کا وائسرائے اور جنوبی چین کا امپیریل کمشنر نامزد کیا ہے بڑے غصہ کے ساتھ اس امر سے انکار کرتا ہے کہ وہ شاہ پرستوں کا طرفدار ہے اور مطلع کرتا ہے کہ اس کا ارادہ جتنی جلدی ممکن ہو۔ پیکن کے خلاف کارروائی کرنیکا ہے اور اسکے لئے شنگھائی میں فوجی اور بحری لیڈروں کو کہ جو زبردست جمہوریت پسند ہیں۔ جو زائد تیاری کرنے کا حکم دیدیا ہے امید کیجاتی ہے کہ سابق وزیر اعظم پایہ تخت کے خلاف چڑھائی میں افواج کی رہنمائی کرے گا۔

آبدوز کشتیوں کی جنگ

لنڈن ۴ جولائی صیغہ بحری

بیان کرتا ہے کہ ہفتہ بھر میں ۲۷۴۵ تجارتی جہاز سلطنت متحدہ کی بندرگاہوں میں داخل ہوئے۔ اور ۲۸۴۶ وہاں سے روانہ ہوئے ۱۶۰۰ ٹن سے زائد وزن کے ۵ جہاز اور اس سے کم وزن کے ۵ جہاز اور دو ماہی گیری کے جہاز غرق کردئیے گئے ۲ جہازوں پر ناکام حملے کئے گئے۔

ناروے کے جہازوں کا نقصان

لنڈن ۴ جولائی ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ماہ جون میں جرمن آبدوز کشتیوں اور سرنگوں سے ناروے جیسے ۴۳ جہازوں کا نقصان ہوا جنکا کل وزن ۶۰ ہزار ٹن تھا۔ اور ۲۶ جانیں ضائع ہوئیں۔

ہاروچ پر ہوائی جہازوں کا حملہ

لنڈن ۴ جولائی

پریس بیورو مظہر ہے کہ آج کے ہوائی حملے میں نقصان جان تازہ ترین اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۰ اشخاص ہلاک اور ۳۶ مجروح ہوئے۔

بمبئی کی لاٹری کا پہلا انعام

بمبئی میں انڈین ٹرف کلب کی طرف سے قرضہ جنگ میں جو لاٹری نکالی جارہی ہے ۵۔ جولائی کو اس کا پہلا انعام بھی نکل آیا یہ انعام سنگاپور کے ایک شخص مسٹر نسیم نے حاصل کیا ہے یہ ۷ لاکھ کا انعام تھا۔

پارس سے روسی فوج واپس

روسی گورنمنٹ نے فوجی وجوہات کے باعث پارس سے روسی فوج کو نکال لینے کی درخواست کی ہے۔

البشریٰ کی قیمت میں خاص رعایت

تینوں حصوں میں حضرت مسیح موعود کے الہامات کشوف و رؤیا جمع کئے گئے ہیں پہلے اس مجموعہ کی قیمت عہ تھی اب عید کے دن تک عہ میں دیا جائیگا صرف تشحیذ قادیان سے ملیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۱۷ء

اسلام کثرت افراد کو کسی مذہب کی صداقت کی دلیل نہیں سمجھتا

(نمبر ۳)

پچھلے نمبر میں ہم دکھا چکے ہیں کہ اسلام ان لوگوں کا ہرگز روادار نہیں جو اپنی پہلی حالت کو جو کفر و فسق ہو چھوڑنا پسند نہیں کرتے بلکہ اس پر نازاں اور مصر ہیں اگر یہ ضرور ہے کہ اسلام ان لوگوں کو جن کی زندگی تمام تر گناہوں میں ہی گزری ہو مایوس نہیں ہونے دیتا اور یہ نہیں کہتا کہ تم میرے پاس مت آؤ تمہارا مجھ میں کوئی حصہ نہیں - بلکہ ان کو تسلی آمیز لہجہ اور پر رافت انداز میں فرماتا ہے قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم (۳۹ - ۵۴) اسی آیت کے مضمون کو کسی فارسی شاعر نے کیا خوب ادا کیا ہے

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مگر اب ہم اس پہلو کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق کو پیش کرنا چاہتے ہیں اور دکھاتے ہیں کہ حضور نے دنیا میں کس طرح قابل جوہروں کی تلاش کی اور ان کو ہر جگہ سے چن لیا - مگر وہ لوگ جو دین کو دین نہیں سمجھتے اور جو دین سے ہنسی کرتے ہیں - ان کے متعلق آپ کا طریق عمل کیا تھا - ملاحظہ ہو

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کہلانے والی جماعت کو جو درحقیقت مسلمان نہیں تھی مگر جس نے اپنی بعض اغراض کے ماتحت اسلام قبول کر لیا تھا - اور وہ ظاہر بھی اپنے آپ کو مسلمان ہی کرتی تھی جب دیکھا کہ یہ لوگ جس وقت کوئی دینی کام آتا ہے تو اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اگرچہ آپ نے پہلے ان کی اصلاح کے خیال سے چشم پوشی کی کہ شائد ان کی اب بھی اصلاح ہو جائے اب بھی سدھر جائیں مگر جب انہوں نے اپنے اندر صلاحیت پیدا کرنے کی بجائے شرارت میں ترقی کی اور اپنے تئیں بظاہر مسلمان ظاہر کیا تب خدا نے ان کے متعلق نبی کریم کو مطلع فرمایا اور ارشاد کیا فان رجعک اللہ الی طائفۃ منھم فاستاذنوک للخروج فقل لن تخرجوا معی ابدا و لن تقاتلوا معی عدوا (۹ - ۸۴) (ترجمہ) اگر پھر لائے تجھکو اللہ ایک گروہ کے پاس اور وہ تجھ سے اجازت طلب کریں جنگ میں شامل ہونے کی پس تو ان کو کہہ دے تم ہماری طرف سے جنگ میں شامل نہیں ہو سکتے اور نہ تم کبھی ہمارے ساتھ ملکر ہمارے دشمنوں سے لڑ سکتے ہو -

پھر آگے چلکر فرماتا ہے - یعتذرون الیکم اذا رجعتم الیھم قل لا تعتذروا لن نؤمن لکم قد نبانا اللہ من اخبارکم (۹ - ۹۵) ترجمہ کہ جب تم ان کی طرف جاؤ گے تو معذرت کرتے ہوئے اور حیلہ بناتے ہوئے تمہاری طرف آئینگے ان سے کہدو کہ عذر معذرت مت کرو ہم تمہاری باتیں ہرگز نہیں مان سکتے - کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں تمہاری حقیقت حال سے آگاہ کر دیا ہے -

مطلب یہ کہ یہ لوگ اگر تمہارے ساتھ ملکر بھی کام کرنا چاہیں اور عذر کرتے ہوئے آئیں کہ ہمیں معاف کر دو تم ان سے صاف صاف کہدو کہ تم ہمارے ساتھ ملکر کام نہیں کر سکتے - ہمیں تمہاری ضرورت نہیں خدا خود ہماری مدد اور نصرت کریگا - ہمیں ان لوگوں کی ضرورت ہے - جو کسی غرض کے لئے نہیں بلکہ (یریدون وجہ اللہ) صرف خدا کی رضامندی کے حصول کے لئے دین کے کاموں میں سرگرم ہیں -

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کی کہ ان لوگوں کو اس طرح الگ کر دینے سے ہماری مختصر جماعت کو ضعف پہنچ جائے گا - اور ہمارے دشمنوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا ایک تو وہ لوگ جو پہلے بر سر پرخاش ہیں وہ دشمن ہی ہیں یہ جو بظاہر ہمارے ساتھ ہیں کا دم بھرتے ہیں جماعت معاندین میں شامل ہو کر ہماری تکالیف میں زیادتی کا موجب ہو جائینگے - بغیر اس خیال کے آپ نے اپنے خدا پر بھروسہ کیا اور ان لوگوں کو جو اگرچہ ایک عضو کی طرح تھے مگر تمام جسم کو خراب کر رہے تھے الگ کر دیا

اللہ اللہ! لوگ اس بات کی کوشش کرتے ہیں - کہ کسی طرح ہماری تعداد بڑھے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو قطعاً الگ کر دیتے ہیں جو حقیقت میں مسلمان اور سچے دل سے آپ کے ساتھ نہیں اگرچہ بظاہر دعوےٰ ضرور کرتے ہیں کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں

قرآن پاک مسلمانوں کو یہی تعلیم دیتا ہے اور اسوۂ حسنۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی ہے کہ ان لوگوں کو ہی اپنے ساتھ ملایا جائے جو درحقیقت اسلام کی راہ میں فنا شدہ ہوں - اور اسلام کے مقابلہ میں اپنی کسی محبوب ترین چیز کی بھی پرواہ نہ کریں - لیکن مسلمانوں نے جہاں اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور احکام اور ارشادات کو پس پشت ڈالدیا ہے وہاں حضور کے اس قابل افتخار اسوہ کو بھی چھوڑ دیا -

پس اب جبکہ مسلمانوں نے بھی اس حقیقت کو بھلا دیا اور وہ بھی اس قول کے پابند ہو گئے کہ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام" تب خدا تعالےٰ نے اسی نمونہ کو قائم کرنے کے لئے جو تمام انبیاء کا طریق اور مسلک تھا . . . حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے جس طرح اور تمام سنن انبیاء کو زندہ اور جاری کیا اور ایک ہی آئینہ میں تمام انبیاء کی شکلیں دکھلائیں - وہاں آپ نے اس خصوصیت کو بھی جو تمام نبیوں اور ان کے غیروں کے درمیان ایک نمایاں فرق کرنے والی ہے - قائم کیا - چنانچہ حضرت مسیح موعود سے کہا گیا کہ آپ کی جماعت تھوڑی ہے غیروں سے ملکر کام کرنے کی اجازت دیجئے حضرت نے یہی فرمایا

"یاد رہے کہ جو بعض دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے اوّل تو خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا۔ نہ اپنی طرف سے اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اور ان کو انکی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈالدیں جو سڑ گیا ہے اور اسمیں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اسی وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے" (مکتوب حضرت مسیح موعود بنام عبدالحکیم [illegible] مطبوعہ الذکر الحکیم نمبر ۲ صفحہ ۹)

غرض آپ نے اس بات کی پروا نہیں کی کہ میری جماعت تھوڑی ہے ملکر کام کرنا چاہیئے۔ اس طرح کام درست ہوگا۔ پس انبیاء اور ان کے غیر میں یہ ایک امتیاز ہے جس سے انبیاء کی غیور طبیعت اور منہاج نبوت کا پتہ لگتا ہے کیونکہ اسلیئے کہ یہ لوگ کثرت پر مدار صداقت نہیں رکھتے۔ بلکہ خدا کی تائید سے ان کی صداقت ظاہر ہوتی ہے ہر قسم کے لوگوں کو اپنے ساتھ نہیں ملاتے۔ بلکہ انہی لوگوں کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں جو دین کے لئے ہمہ وقف ہو جائیں اور دین کو دنیا پر ہر معاملہ میں مقدم کریں

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

"لاہور میں قادیانی" کے عنوان سے ہمعصر آریہ گزٹ مورخہ ۵ جولائی جناب میر قاسم علی صاحب کے لیکچر کا ذکر کرتا ہوا جناب ممدوح کے زبردست دلائل کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکنے کو ان الفاظ میں ظاہر کرتا ہے کہ "آریوں نے اپنا وقت ضائع کرنیکی ضرورت نہ سمجھی اور سبھی اٹھ کر چلے آئے" اور اپنے اس فرار کو لیکچر کے بعد ۱۰ منٹ بغرض اعتراض دیئے جانے کو بہت تھوڑا وقت قرار دیکر چھپانا چاہا ہے حالانکہ یہ کوئی مباحثہ تو تھا نہیں کہ ان کو لیکچر کے برابر پونے دو گھنٹے وقت دیا جاتا۔ ان کے لئے دس منٹ اعتراض کے لئے کافی تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان کو ۱۰ منٹ نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ وقت دیا گیا۔ اور یہ لوگ خود اپنی کمزوری دیکھ کر چلے گئے جسکو آریہ گزٹ وقت کے ضائع کرنا بتلاتا ہے۔ ہ

تبلیغ انگلستان

(جناب مفتی محمد صادق صاحب کی قلم سے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

کثرت شراب یہاں لوگ شراب کے کتنے عادی اور اسکو کسقدر ضروری جانتے ہیں اس بات کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جس مقام میں ہم رہتے ہیں اسکے قریب ایک تاجر ہیں ایکدن اثنائے گفتگو میں انہوں نے ہم سے دریافت کیا کہ آپ کیا شراب پیتے ہیں؟ میں نے کہا ہم شراب نہیں پیتے۔ یہ اسلام میں جائز نہیں اسنے کہا خیر اور نہیں تو آپ بیئر ہی پی لیا کریں یہ ہلکی شراب ہے اور اس ملک میں بسبب سردی کے شراب کا پینا بہت ضروری ہے میں نے کہا ہم تو نہ بیئر پیتے ہیں اور نہ کچھ اور تب اس نے کہا آخر آپ پیتے کیا ہیں؟ میں نے کہا کہ پانی تو وہ نہایت سنجیدگی سے بولا کہ پانی اس ملک میں ہرگز نہیں پینا چاہیئے میرے باپ نے عمر بھر میں صرف ایک دفعہ پانی پیا تھا اور وہ اُسی دن مر گیا تھا۔ اس نے ساری عمر میں ایک دفعہ بھی پانی نہیں پیا میں نے کہا ہم تو برابر پانی پیتے ہیں اور خدا کے فضل سے آپ کے سامنے زندہ موجود ہیں اس پر وہ بہت ہی حیران ہُوا۔

ضرورت مکان موجودہ مکان ہماری ضروریات کے واسطے کافی نہیں ثابت ہُوا۔ نماز۔ لیکچر۔ دفتر۔ ملاقات ان سب کے واسطے یہاں الگ کمرے کا ہونا ضروری ہے اسواسطے ایک اور مکان کرایہ پر لینے کی تجویز کی گئی ہے جسکا کرایہ قریباً سات اشرفی ماہوار ہوگا۔ اور علاوہ اسکے مبلغ ساٹھ اشرفی کا فرنیچر۔ میز کرسی۔ دریاں فرش۔ روشنی وغیرہ کا ابتدائی خرچ درپیش ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بہم پہنچائے۔

ایک رسالہ۔ زار والی پیشگوئی کے متعلق ایک مختصر رسالہ میں نے اور قاضی صاحب نے ملکر لکھا ہے جو عنقریب انشاء اللہ چھپ جائے گا۔ اور تقسیم کیا جائے گا اس پر قریباً دس پونڈ خرچ ہونگے کیونکہ یہاں آجکل کاغذ اور چھپائی نہایت گراں ہے۔

اخراجات یہاں زندگی کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اشرفی یہاں اس طرح خرچ ہوتی ہے جس طرح ہندوستان میں روپیہ اور شلنگ اس طرح خرچ ہوتے ہیں۔ جس طرح ہندوستان میں آنے۔ آج میں نے حجام کی دوکان پر جاکر صرف گردن پر سے بال کٹوائے ایک شلنگ اس نے لیا۔ اور ایک شلنگ غسلخانہ میں صرف پانی پر لگا۔ ہندوستان میں عموماً یہ دونوں کام دو پیسہ میں ہو سکتے ہیں اسی سے باقی اخراجات کا اندازہ ہو سکتا ہے ایک عورت جو ہمارے کمروں میں صرف صفائی کرتی ہے اور صبح کا کھانا پکانا ہمیں تھوڑی امداد کرتی ہے اسکو ہم چھتیس روپے ماہوار دیتے ہیں۔ باورچی کی ابھی تلاش ہی ہے جو ملازم کھانے کے قریباً پچاس روپے ماہوار لیگا۔

دعا اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ یہاں ایسے نومسلم پیدا ہوں جو یہاں کی تبلیغ کے اخراجات کو خود ہی برداشت کریں۔ غریب ہندوستان کب تک ان خرچوں کو اٹھائیگا۔ مگر اس لہر کا ابتدائی ثواب اہل ہند . . . . احمدی برادران کے واسطے ہی ہے جزاہم اللہ الخیر

طلب دعا میری صحت سردی کے سبب اچھی نہیں رہتی احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے اور ہر شے اس کے اختیار میں ہے وہو الغفور الرحیم۔

میں اپنے احباب کے واسطے دعائیں کر رہا ہوں سب کو فرداً فرداً لکھنے کی فرصت نہیں مگر دعاؤں کیوقت فرداً فرداً ہی کرتا ہوں میرے پیارے میری آنکھوں کے سامنے ہیں میں نہیں بھول نہیں سکتا اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل اور کرم اور رحم کرے آمین ثم آمین

(عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ)

ہ اگر تھوڑا وقت ہی واپسی کا سبب تھا تو نیز زیادہ وقت کا مطالبہ کیوں نہ کیا ورنہ اٹھ کر جانے کے کیا معنی

قرآن کریم میں تکرار نہیں؟

(از ماسٹر علی محمد صاحب قادیان)

باوی النظر میں دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ قرآن شریف میں جس کو اللہ تعالےٰ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے ایک ہی آیت بار بار آتی ہے یا کوئی واقعہ مختلف مقامات میں ایک سے زیادہ دفعہ بیان کیا گیا ہے مثلاً بسم اللہ ہی کو لے لو۔ قرآن شریف میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں سوائے ایک سورت کے باقی جس قدر بھی ہیں۔ سب کے شروع میں ایک ہی فقرہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آتا ہے یا مثلاً دیکھو سورہ رحمٰن میں ایک ہی آیت فبای آلاء ربکما تکذبان بار بار آتی ہے اس تکرار سے کیا مدعا ہے سوائے اسکے کہ حسن کلام پر حرف آئے ایسا ہی اور بہت سی آیتیں ہیں جو تکرار سے قرآن میں وارد ہوئی ہیں۔ پس معترض کے نزدیک یہ تکرار ایک نقص ہے جو حسن کلام پر ایک دھبا ہے مگر یہ اعتراض فوراً دور ہو جاتا ہے جب ہم قرآن کریم کے مطالعہ میں ذرا غور اور تدبر سے کام لیتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ قرآن میں ہرگز تکرار نہیں۔ یہ بیشک سچ ہے کہ ایک آیت بار بار قرآن شریف میں آجاتی ہے مگر ہر دفعہ اپنے ساتھ نئے معنے اور نئے مطالب لاتی ہے اور ایک واقعہ ایک جگہ کسی خاص غرض کے بیان کے لئے آیا ہے اور وہی واقعہ کسی دوسری جگہ کسی اور غرض کے بیان کے لئے ...... اور جتنی دفعہ بھی وہ قرآن شریف میں آیا ہے اپنے ساتھ نئے مطالب اور نئی اغراض ہی لایا ہے یہی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے سورہ فاتحہ کے شروع میں سب سے پہلے اسی آیت کو بیان کیا گیا ہے پس سورہ فاتحہ میں جو مطالب رکھے گئے ہیں وہ اجمالی طور پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں سب جمع کر دئے گئے ہیں اللہ تعالےٰ نے سورہ فاتحہ میں اپنی چار صفات جلیلہ کا ذکر فرمایا ہے یعنے ربوبیت۔ رحمانیت رحیمیت اور مالکیت کا مگر یہ چاروں صفات اجمالی رنگ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں بھی بیان کر دی گئی ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے الرحمٰن الرحیم فرمایا۔ تو اس میں وہ چاروں صفات بھی آگئیں۔ جنکا ذرا زیادہ منفصل ذکر اگلی سورت میں کیا گیا ہے۔ لفظ رحمٰن میں ربوبیت کی صفت شامل ہے اور لفظ رحیم میں مالکیت کی صفت داخل ہے پس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اجمال تھا اور سورہ فاتحہ میں اس کی تفصیل

ایسا ہی کسی اور سورت کے شروع میں جو بسم اللہ ہے اسے لے لو مثلاً قرآن شریف کی سورہ الشعراء کو لو۔ اسکے شروع میں بسم اللہ لکھی ہوئی ہے۔ اور پھر یہ سورت طسم سے شروع ہوتی ہے یعنے اللہ تعالیٰ اس سورت میں طور سینا حضرت موسیٰ اور اپنے مجد اور عظمت کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے وہ غرض شروع میں ہی اجمالی طور پر ان مقطعات میں بھی بیان کر دی اور پھر آگے چلکر حضرت موسیٰ کا ذکر فرمایا اور پھر ضمناً اور انبیاء علیہم السلام کا بھی ذکر آگیا۔ ط مخفف ہے طور سینا کا جو جزیرہ نمائے سینا میں ایک پہاڑ ہے اگرچہ دنیا میں اور بہت سے پہاڑ ہیں جو طور سینا سے زیادہ خوبیاں اپنے اندر رکھتے ہیں اور اس سے زیادہ اونچے ہیں۔ اور زیادہ مفید ہیں لیکن اللہ تعالےٰ چونکہ رحمٰن ہے اسلئے وہ ایک بے حقیقت پہاڑ کو بھی اپنی رحمانیت کی صفت کے تقاضے سے دوسرے پہاڑوں پر ترجیح دے سکتا ہے اور اسکو نہایت باعزت اور زیادہ شاندار بنا سکتا ہے طور سینا میں اور کیا خوبی ہے سوائے اسکے کہ حضرت موسیٰ اس پہاڑ پر خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہوئے اور اس کے دیدار کی خواہش میں اسکی چوٹی تک جا پہنچے اس لگاؤ کی وجہ سے جو اس پہاڑ کو حضرت موسیٰ سے ہے طور سینا کا ذکر آگیا لیکن ہمالہ پہاڑ جو دنیا کے سب پہاڑوں سے زیادہ اونچا۔ اور زیادہ مفید اور زیادہ باعظمت ہے۔ اس کا کہیں نام کو بھی ذکر نہیں

اور اللہ تعالےٰ چونکہ رحمٰن ہے اس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنی رحمانیت کی وجہ سے اپنے ایک بندے پر کلام نازل کیا اور اگر وہ نازل نہ کرتا تو لوگ اپنی عقل کے بھروسہ پر کام کرتے اور سو سو ٹھوکریں کھاتے تب جاکر کہیں صحیح نتیجہ پر پہنچتے مگر پھر بھی عقل پر پورا بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ایک نئے پیرایہ میں حضرت موسیٰ پر ایک شریعت نازل کی جیسا کہ فرمایا وما یاتیہم من ذکر من الرحمٰن محدث الا کانوا عنہ معرضین (سورہ الشعراء شروع) اور پھر اس سورت کے ہر ایک رکوع کے آخر میں انبیاء اور ان کی قوموں کا ذکر کر کے فرمایا۔ ان فی ذلک لآیۃ وما کان اکثرہم مومنین وان ربک لھو العزیز الرحیم۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ موسیٰ کی قوم نے نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کی صفت سے فائدہ نہ اٹھایا۔ لیکن چونکہ اللہ رحمٰن ہونے کے علاوہ عزیز اور رحیم بھی ہے وہ نہیں پسند کرتا کہ اسکے فرستادوں کی ہتک ہو۔ جیسا اسکو اپنی عزت کا اظہار مطلوب ہے ویسا ہی اپنے فرستادوں کی عزت کا بھی خیال ہے اور جیسے لوگ عمل کرینگے ویسے ہی نتیجے اس پر مترتب ہونگے اسلئے کہ اللہ تعالےٰ رحیم ہے جیسے کام کوئی کریگا ویسے ہی پھل پائیگا دیکھو حضرت موسیٰ اور انکی قوم نے اچھے کام کئے انکو اچھے پھل ملے۔ لیکن فرعون اور اسکی قوم نے عزیز رحیم خدا کے فرستادے کا مقابلہ کیا۔ پس انہوں نے ہلاک ہو کر اپنے کئے کا پھل پایا اور سب کچھ تفصیل ہے اس اجمال کی جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے دو الفاظ رحمٰن اور رحیم میں پایا جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

ہندوستان کے باہر کے خریداران الفضل

جن صاحبان کا چندہ الفضل عرصہ سے ختم ہے۔ یا اب ختم ہو گیا ہے ان کے نام جب تک قیمت وصول نہ ہوگی اخبار الفضل نہیں بھیجا جائے گا

(مینیجر)

ہمارے جواب سوال نمبر دوم پر نظر
اور
اس کی تنقید

گذشتہ سے پیوستہ

(از مولانا غلام رسول صاحب راجیکی)

قولہ حقیقۃ الوحی ... ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی ہے اس کے بعد حضرت مسیح موعود ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء کو ملاقات بلوچستان کے کسی شخص کے جواب میں لکھواتے ہیں الخ

اقول کیا لکھواتے ہیں؟ یہ کہ "چونکہ عام طور پر اس ملک کے ملاں لوگوں نے اپنے تعصب کی وجہ سے ہمیں کافر ٹھہرایا ہوا ہے اور فتوے لکھتے ہیں اور باقی لوگ ان کے پیرو ہیں پس اگر ایسے لوگ ہوں کہ وہ صفائی ثابت کرنے کے لئے اشتہار دیدیں کہ ہم ان مکفر مولویوں کے پیرو نہیں ہیں تو پھر ان کے ساتھ نماز پڑھنا روا ہے ورنہ جو شخص مسلمانوں کو کافر کہے وہ آپ کافر ہو جاتا ہے پھر اس کے پیچھے نماز کیونکر پڑھیں یہ تو شریعت کی رو سے جائز نہیں ہے۔" (اخبار مورخہ ۲۴ و ۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء)

افسوس کہ بلوچستان کے متعلق فتوے تو شائع کر دیا لیکن ساتھ اس بات کا ثبوت نہیں پیش کیا کہ پھر استفسار والوں نے حضور کے اس ارشاد کے مطابق کوئی اشتہار دیا کہ ہم ان مکفر مولویوں کے پیرو نہیں اور یہ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مدعی مسیحیت و مہدویت مع تمام لوازمات مسلم مسلمان ہیں اور یہ کہ جو شخص ایسے مسلمانوں کو کافر کہتا ہے وہ ہمارے نزدیک از روئے فتویٰ شریعت اسلام خود کافر ہے۔ اگر ایسا اشتہار کسی نے دیا ہو تو مہربانی سے ایک نقل ہمیں بھی ارسال فرما کر ممنون فرمائیے گا۔ لیکن یاد رکھئیے گا کہ ایسا اشتہار آج تک کسی نے نہیں دیا ہے حتیٰ کہ مکفرین منکرین میں آکر بھی بہت سے عدم آباد کو سدھار گئے لیکن اشتہار نہ نکلا پر نہ نکلا لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا اشتہار دینے کی جرأت کرنے والا جو اپنے اشتہار میں حضرت مرزا صاحب کو باوجود دعویٰ مسیحیت و مہدویت کے ایسا مسلمان پیش کریگا جو علاوہ تمام لوازمات مسلمانی کے اپنے دعاوی کے متعلق راستباز اور سچ ہی بولنے والا ہے تو کیا ایسا مشتہر اس صورت میں غیر احمدی اور حضرت ممدوح کا مکذب ہی بنا رہیگا غور کیجئے اور فتوے پر پھر نظر ثانی کیجئے کیا اس فتوے کا ماحصل اور مآل حقیقۃ الوحی کے مسئلہ کفر کے موافق ہے یا مخالف ہے اور ہماری ہی تائید میں ہے یا تمہاری تائید میں۔

قولہ مستری موسیٰ صاحب محمودی نے ایک اقرارنامہ جماعت بھڈیار کے مشورہ سے لکھوا کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ جو اخبار بدر ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ پر چھپا ہوا موجود ہے الخ

اقول افسوس کہ ساری عبارت نہیں لکھی صرف مفید مطلب الفاظ کو نقل کیا ہے جو حقیقت میں ہمارے فریق مخالف کے لئے مفید اور مؤید نہیں ہو سکتے کیونکہ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کسی ایسے رشتہ دار کا نماز جنازہ پڑھنا جو معمولی رنگ میں رہنے والا بے شر ہو اور وہ بھی اس امام کے پیچھے جو غیر احمدی نہ ہو۔ بلکہ اپنی جماعت سے ہو یعنی احمدی تو اس قسم کا جنازہ حضرت مسیح موعود کے بطور احسان والے ارشاد کے ماتحت ہی ہوگا نہ یہ کہ اس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ اس سے غیر احمدیوں کے بطور مسلمان ہونے کی سند حاصل ہوتی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود نے جب حقیقۃ الوحی میں یہ لکھا ہے کہ "یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب باياته یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں ایک خدا پر افترا کرنے والا۔ دوسرا خدا کی کلام کی تکذیب کرنے والا" اب اس فتوے کے نیچے آپ کا ہر ایک مکذب بہت بڑا کافر ٹھہرا۔ اب اس فتوے کے بعد کسی قسم کی گنجائش ہے کہ غیر احمدیوں کو محض جنازہ کی وجہ سے جو بطور احسان کے ہے مسلمان اور مومن قرار دیا ... وانی ھذا من ذلک۔ لیکن افسوس کہ حضرت مسیح موعود کا جواب تو سارا نقل کیا گیا اور جن باتوں کی ناپسندیدگی کی وجہ سے جواب نقل کیا۔ ان کا نام تک نہیں لیا مثلاً یہ کہ مستری صاحب کے اقرارنامہ میں لکھا تھا کہ "ہم میں سے کوئی احمدی کسی غیر احمدی کو لڑکی نہیں دیگا اور جو منگنی غیر احمدیوں سے ہو چکی ہے وہ فسخ سمجھی جائے گی اور ایسا ہی غیر احمدی کو ہم اپنا امام برائے نماز پنجگانہ۔ نماز جنازہ وغیرہ نہ بنائینگے"

اب ہم ان اہم اور ضروری باتوں کو کہ جن کی وجہ سے حضرت صاحب نے جواب میں پسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے "مبارک ہے" کا لفظ لکھا۔ ان کو تو نقل کیا نہیں اور ایک چھوٹی سی بات کہ جس کی مناسبت حضور کے الفاظ یعنی "بہت خوب اور مبارک ہے" کے ساتھ جزو ہم حصہ تک بھی نہیں ہو سکتی۔ اس کو جھٹ پیش کر دیا ہے العجب ثم العجب!!

پھر استفتاء میں تو یہ فقرہ ہے کہ ایسے رشتہ دار کا نماز جنازہ پڑھنا جو معمولی رنگ میں رہنے والا بے شر ہو۔ اب بتاؤ کہ وہ بے شر کیسے بے شر ہے کہ جو حضرت مسیح موعود کو آپ کے دعویٰ میں سچا بھی نہیں تسلیم کرتا اور نہ ہی تصدیق سے آپ کی بیعت میں داخل ہوتا ہے اور پھر بے شر بھی ہے اور اگر ایسا انسان بھی بے شر ہی ہے جو حضرت مسیح موعود کے فتوے کے نیچے کافر نہیں بلکہ اکفر ہے تو پھر معلوم ہوا کہ دنیا میں شریر کوئی بھی نہیں اور حضرت مسیح موعود کا سارا فتویٰ اس ایک فقرہ کے متعلق ٹھہرا جو بیچارے نیر زد کا مصداق ہے۔ اور باقی اہم ضروری امور کو نظر انداز کرنا یہ کونسی تقویٰ شعاری اور دیانت اور خوش فہمی ہے

نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از جناب منشی فرزند علی صاحب فیروزپور)

یہاں ایک غیر مبائع صاحب ہیں کبھی کبھی ان کیساتھ میری ملاقات ہوتی ہے اکثر تو ان کی باتیں لایعنی اور ناقابل توجہ ہوتی ہیں۔ مگر کبھی ایسی بات بھی کر دیتے ہیں جو بظاہر معقول معلوم ہوتی ہے اور اس کے جواب کی طرف التفات کرنی پڑتی ہے چنانچہ ایک اعتراض انہوں نے یہ پیش کیا کہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں ایک طرف تو حضرت مسیح موعود ایک قسم کی نبوت سے انکار کرتے ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ میں فلاں قسم کی نبوت کا مدعی ہوں اور ایسی نبوت سے مینے کبھی انکار نہیں کیا یہاں ایک انکار اور ایک اثبات کا اجتماع ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نبوت کا حضرت مسیح موعود کو دعویٰ تہا۔ وہ دعویٰ آپ کو ہمیشہ سے رہا ہے گویا آپ نے اپنی نبوت کے متعلق کبھی اپنا عقیدہ نہیں بدلا تعجب ہے کہ یہ کس قسم کے احمدی ہیں جو حضرت مسیح موعود کی اپنی تحریروں کے مقابل مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں کو ترجیح دیتے ہیں حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ میں حضرت صاحب نہایت صاف اور واضح الفاظ میں فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"نبوت کے متعلق جو میرا عقیدہ اوائل میں تہا خدا تعالیٰ کی وحی نے جو بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔"

اسکے برخلاف مولوی محمد علی صاحب اس بات پر مصر ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عقیدۂ نبوت میں کبھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی احمدی کہلانے والے لوگ جو مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ وابستہ ہیں وہ اسی بات کو مدار نجات سمجھتے ہیں کہ مولوی صاحب جو کچھ فرمائیں اس پر ایمان لائیں۔ خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے اقوال کے کتنا ہی خلاف کیوں نہ ہو۔

حقیقۃ النبوۃ خدا کے فضل سے نبوت کے مسئلہ پر ایسی جامع کتاب لکھی گئی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت مقدر ہو۔ تو جس جس رنگ اور قسم کے شبہات حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق کھڑے کئے جاتے ہیں ان سب کا جواب اس کتاب میں پایا جاتا ہے اس اعتراض کا جواب بھی جو ہمارے غیر مبائع دوست نے کیا اسمیں موجود ہے مگر کہنے کو تو کہتے ہیں کہ ہمنے حقیقۃ النبوۃ پڑھی ہے اور مبایعین کی سب تحریریں مطالعہ کی ہیں مگر خبر نہیں کہ جن مقاموں میں ان کے اعتراضوں کے جواب نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہیں۔ وہاں کس طرح آنکھوں پر پٹی باندھکر گذر جاتے ہیں۔ کیا حقیقۃ النبوۃ میں اس بات کی تفصیل نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود ع اوائل میں جمہور کے اعتقاد کے مطابق اس بات کے قائل تھے کہ حضرت نبی کریم کے بعد نبوت کا دروازہ مطلق بند ہو گیا اور اب کوئی نبی حضور صلعم کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو تا قیامت شرف مکالمہ مخاطبہ کا اور نیز اظہار غیب کا دعویٰ بڑی شد و مد سے کہتے ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس وقت آپکا اعتقاد یہ تہا کہ نبی کے لئے شریعت جدیدہ کا لانا ضروری ہے اور قرآن کریم چونکہ آخری شریعت کی کتاب ہے جسکا دور قیامت تک چلنے والا ہے اسلئے مقام نبوت کو امت محمدیہ میں سے کوئی نہیں پا سکتا بعد میں جب آپ پر یہ حقیقت منکشف کر دی گئی کہ نبی کی یہ تعریف صحیح نہیں بلکہ نبی اس کو کہتے ہیں جو کثرت کے ساتھ مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہو۔ اور کثرت سے امور غیبیہ سے اس کو قبل از وقت اطلاع دی جاتی ہو۔ شریعت جدیدہ کا لانا یا شریعت سابقہ کے بعض احکام کو منسوخ کرنا اسکے لئے ضروری نہیں۔ تو اسوقت آپنے دیکھا کہ یہ تعریف میرے اوپر صادق آتی ہے اور ہمیشہ سے صادق آتی رہی ہے اور یہ کہ جس مرتبہ کو اس سے قبل میں جزوی نبوت کے نام سے موسوم کرتا رہا۔ وہی درحقیقت اصل نبوت تھی تو اسوقت آپنے اعلان فرمایا کہ میں نبی ہوں اور اسکے بعد کبھی اپنی نبوت کو جزوی نبوت کے نام سے موسوم نہیں کیا

اس پر یہ شبہ کھڑا کیا جاتا ہے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کو نبوت دی گئی ہو۔ مگر عرصہ دراز تک اسے معلوم ہی نہ ہوا ہو کہ میں نبی ہوں میں کہتا ہوں کہ آپکو اپنا مامور من اللہ ہونا اور خلق خدا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہونا ابتدا سے خوب معلوم تہا۔ اس دعویٰ کے اثبات کے لئے اور اپنے مخاطبوں کے دلوں میں ایمان اور خشیۃ اللہ پیدا کرنیکے لئے آپ ہمیشہ سے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف تھے۔ کثرت کے ساتھ امور غیبیہ آپ پر ہمیشہ سے ظاہر ہوتے رہے تو گو آپ کو ایک وقت تک اپنے لئے لفظ نبی کا استعمال کرنیسے انکار رہا۔ مگر نبی کے تمام لوازمات اور علامات آپکے اندر ہمیشہ کے لئے پائے جاتے تھے۔ پس لفظ نبی کے اپنے اوپر نہ لگانے سے کسی قسم کا نقصان آپکے فرض منصبی کی ادائیگی میں واقع نہیں ہوا۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص گھڑی کی مرمت اور درستی میں مہارت رکھتا ہو کوئی گھڑی کیسی ہی خراب کیوں نہ ہو رہی ہو۔ اور اسکے کئی ایک پرزے بھی کیوں نہ گم ہو گئے ہوں۔ وہ نئے پرزے ڈالکر اور موجودہ پرزوں کو درست بٹھا کر

. . . .

. . . .

. . . .

. . . گھڑی کو چلتی کر سکتا ہو۔ مگر جب اسکو پوچھا جائے کہ کیوں میاں تم گھڑی ساز ہو۔ تو چونکہ گھڑی ساز کے لفظی معنی گھڑی بنانے والے کے ہیں۔ نہ مرمت کرنے والے کے وہ اس لحاظ سے کہ مجھے نئی گھڑی بنانی تو آتی نہیں صرف مرمت کرنا آتا ہے اپنے گھڑی ساز ہونے سے انکار کردے مگر ساتھ ہی یہ کہدے کہ گو میں نئی گھڑی تو نہیں بنا سکتا۔ مگر مرمت کا کام کیسا ہی مشکل سے مشکل کیوں نہ ہو۔ اسکو کر سکتا ہوں فرض کرو کہ سالہا سال تک وہ شخص اس حالت میں رہے آخر کسی طریق سے اسپر واضح ہو جائے کہ گھڑی ساز کے جو معنے میں آج تک سمجھتا رہا ہوں وہ غلط تھے۔ درحقیقت گھڑی ساز کہتے ہی اس شخص کو ہیں جو گھڑی کی مرمت کر سکے۔ نئی گھڑی کے بنانے کی قابلیت رکھنا اسکے لئے لازمی نہیں۔ اس وقت اگر وہ اس اصطلاح کی تشریح کر کے یہ کہے

کہ گھڑی ساز کی صحیح تعریف میں وہ شخص آسکتے ہیں جو گھڑی کو درست کرسکتے ہوں گھڑی کا بنانا ان کے لئے ضروری نہیں اس لحاظ سے اور ان معنوں سے میں گھڑی ساز تھا اور آج سے پہلے بھی جہاں جہاں پہلے گھڑی ساز ہونے سے انکار کیا ہے وہاں صرف ان معنوں سے کیا تھا کہ میں نئی گھڑیاں نہیں بنا سکتا۔ گھڑیوں کے درست کرسکنے کا میں ہمیشہ سے مدعی رہا تھا اور ان معنوں کی رو سے اپنے گھڑی ساز ہونے سے کبھی انکار نہیں کیا۔ اب دیکھو کہ یہ شخص بیشک ایک وقت تک اپنے گھڑی ساز ہونے سے انکار کرتا رہا۔ مگر اسکے ایسا کرنے سے چونکہ وہ ان درست طلب گھڑیوں کو جو اسکے پاس لائی جاتی رہیں درست کرکے دیتا رہا ہو۔ کوئی حرج واقعہ نہیں ہوا کیونکہ گھڑی ساز کے لفظی انکار کرنے سے اسکے کام میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اگر وہ اپنے تئیں گھڑی ساز کہکے پکارتا تو تب بھی وہی کام کرتا جو گھڑی سازی سے لفظی انکار کی حالت میں کرتا رہا۔

یہ مثال حضرت مسیح موعود پر نہایت عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ چسپاں ہوتی ہے۔ آپ بیشک ایک عرصہ دراز تک اپنے نبی ہونے سے انکار کرتے رہے۔ مگر ساتھ ہی اس بات کا اعلان بھی فرماتے رہے کہ میں ان تمام انعامات الہیہ کا مورد ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے ذریعہ آپکی امت کے افراد کو حاصل ہوسکتے ہیں اور انمیں سب سے بڑا انعام کثرت مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کا ہے جس کا دروازہ میرے اوپر کھلا ہے اور کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار میرے اوپر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب آپ یہ سمجھتے تھے کہ نبی وہ شخص ہوتا ہے جو شریعت جدیدہ لادے جس نے نبوت کا مقام بغیر کسی دوسرے نبی کی اتباع کے براہ راست جناب الہی سے حاصل کیا ہوا ہو۔ تب تک بیشک اپنی نبوت سے انکار فرماتے رہے مگر جب آپ پر یہ بات روشن ہوگئی کہ نبوت کے لئے شریعت جدیدہ کا لانا یا براہ راست اس مرتبہ کو پانا ضروری نہیں تب آپ نے ڈنکے کی چوٹ اس بات کا اعلان فرمایا کہ جو شرطیں ایک نبی میں پائی جانی چاہئیں وہ سب مجھ میں موجود ہیں اور ہمیشہ سے موجود رہی ہیں اور ان معنوں سے میں نے اپنی نبوت سے کبھی انکار نہیں کیا اس تمام عرصہ میں آپ مخلوق کی ہدایت رسانی کا وہی کام کرتے رہے جو آپکے ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لگایا گیا تھا اسلئے محض نبوت کا انکار کرنے سے کوئی حرج واقعہ نہ ہوا

فہرست احباب چندہ دہندگان برائے اشاعت ترجمہ قرآن کریم

نام	رقم
احباب جماعت مردان	للعہ
میاں احمد الدین صاحب زرگر	عہ
خلیفہ رشید الدین صاحب	صہ
معرفت حضرت صاحب	عہ
منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری	للعہ
قاری غلام رسول صاحب ادجلہ	عاہ
بابو محمد شفیع صاحب	عہ
ماسٹر عبدالعزیز صاحب انبالہ چھاؤنی	عاہ
بابو قاسم علی صاحب غازی گھاٹ	عہ
جماعت نوشہرہ محمد عبداللہ صاحب	عہ
بابو فضل کریم صاحب پاری پانڈہ	عہ
منشی خیر رمضان صاحب غلوانہ	سہ
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب فرانس	عاہ
بابو اکبر علی صاحب سب انجینیر	لعہ
محمد اسداللہ صاحب	عہ
محمد الدین صاحب تھانہ بوالہ	عہ
محمد امین صاحب ڈیرہ گڑھ	سہ
احباب جماعت قادیان	صہ
״ ״ جہانسی	عاہ
ولم الدین صاحب کانگڑہ	صہ
احباب جماعت نوشہرہ	عہ
احباب جماعت لدھیانہ	عاہ
برخلیہ سالانہ خواجہ عبدالرحمن صاحب گاگروں کشمیر	عہ
نور احمد صاحب جکوال	سہ
خواجہ عبدالرحمن صاحب گاگراں کشمیر	عاہ
احباب جماعت علیگڑھ	عاہ
غلام حسین صاحب	صہ
حولدار نظام الدین صاحب	عاہ
رحمت اللہ صاحب والد	عاہ
عبدالعزیز صاحب لیسرور	عہ
لعل دین صاحب زرگر	للعہ
احمد الدین صاحب ساکن وال	سہ
خان بہادر محمد حسین صاحب جج	عہ
سید تاج دین صاحب	عاہ
غلام رسول صاحب سرگودہ	عاہ
مرزا محمد افضل صاحب بیگ	عاہ
منشی محمد عمر الدین صاحب امرتسر	عہ
بابو سراج الدین صاحب ملکاپور	عہ
میاں عبدالرحیم خان صاحب قادیان	عہ
احباب جماعت مارشس	للعہ
سید احمد صاحب ویگراں	عہ
خان محمد صاحب لالیاں	صہ
محمد صاحب کملانہ دریام	للعہ
اہلیہ میاں محمد یٰسین صاحب	صہ
سید محمد حسین صاحب بوشہر	عاہ
غلام قادر صاحب چپراسی قادیان	عہ
ڈاکٹر عبدالکریم صاحب افریقہ	عہ
سید محمود حسن بیگ صاحب	عہ
مولوی اختر علی صاحب بنگال	صہ
ماجہ باندھا خان صاحب جہلم	لعہ
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب بلوچستان	عہ
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ایران سے برائے خرید کاغذ	عہ
خانصاحب غلام اکبر خانصاحب وکیل حیدرآباد دکن	عاہ
میزان ۱۶۲۴	

محمد اشرف خان صاحب الحکم برائے اسلام ... [illegible]

ضرورت نکاح

ایک گکھے زئی غیر احمدی چودہ پندرہ سالہ لڑکی کے نکاح کے لئے ایک احمدی گکھے زئی حاجتمند نکاح خط و کتابت کریں۔

(اکمل قادیان)